WWW.NAFSEISLAM.COM

تعارف

سُورۃ الانفطار

نام : اس کی پہلی آیت میں "انفطرت" کا کلمہ ہے جس کا مصدر "انفطار" ہے۔ یہی اس سورت کا نام ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں، اسی کلمے اور تین سو ستائیس حروف ہیں۔

نزول : یہ بھی مکی دور کے آغاز میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے ایک ہے۔

مضامین : وقوعِ قیامت کا ہولناک منظر پیش کرنے کے بعد بتا دیا کہ اس روز فریب کے سارے پردے چاک ہو جائیں گے۔ حقیقت اپنی صحیح صورت میں نمایاں ہو جائے گی۔ ہر شخص کو خود بخود اپنے کارناموں کے بارے میں پتہ چل جائے گا کہ وہ دنیا میں کیا کرتا رہا؟ نیکی یا بدی کا جو بیج وہ بو آیا تھا اس کے اچھے یا برے کیا نتائج مرتب ہوئے؟

پھر انسان کو سمجھایا جا رہا ہے کہ اے انسان جس رب کریم نے تجھے اپنے لطف و کرم کے آغوش میں پالا اپنے بے پایاں احسانات سے نوازا تم اسی کی ناشکری کر رہے ہو۔ تم یہ نہ سمجھو کہ تم جو کچھ کر رہے ہو وہ فراموش کر دیا جائے گا اور روزِ محشر اس کا کوئی باضابطہ ثبوت پیش نہ کیا جا سکے گا۔ یہ تمہاری غلط فہمی ہے ایسا ہرگز نہیں ہوگا، بلکہ ہم نے معتبر فرشتے مقرر کر دیے ہیں جو تیرے ہر فعل اور تیرے ہر جملہ کو ضبطِ تحریر میں لا رہے ہیں۔ اس قابلِ وثوق ریکارڈ کے مطابق نیکوں کو ان کی نیکی کا اجر اور بروں کو ان کی برائی کی سزا ملے گی۔

نیو سنٹرل جیل سرگودھا

۷۷ - ۴ - ۶

سورة الانفطار مكية ۞ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۞ هي تسع عشرة آية

سورۃ الانفطار مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ — اس میں انیس آیات ہیں

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان پھٹ جائے گا — اور جب ستارے بکھر جائیں گے — اور جب سمندر بہنے

فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَ

لگیں گے — اور جب قبریں زیروزبر کر دی جائیں گی ؂۱ — (اس وقت) جان لے گا ہر شخص جو (اعمال) اس نے آگے بھیجے تھے اور

أَخَّرَتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿٦﴾ الَّذِي

جو (آثار) وہ پیچھے چھوڑ گیا تھا ؂۲ — اے انسان! کس چیز نے تجھے دھوکے میں رکھا اپنے رب کریم کے بارے میں ؂۳ — جس نے تجھے

؂۱ قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر فرمایا جا رہا ہے کہ آسمان پھٹ جائے گا۔ اس میں دراڑیں اور شگاف نمودار ہو جائیں گے۔ ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر بکھرنے لگیں گے۔ سمندر جو آج ساکن ہیں وہ دریاؤں کی طرح بہنے لگیں گے۔ وہ غیر مرئی بند جو ایک سمندر کو دوسرے سمندر میں آج خلط ملط نہیں ہونے دیتے وہ ٹوٹ جائیں گے اور سمندروں کا پانی بہنا شروع ہو جائے گا۔ قبروں کو الٹ پلٹ کر رکھ دیا جائے گا۔ ان میں جو لوگ دفن ہیں وہ باہر نکل آئیں گے۔ اس وقت انسان پر اس کے نیک و بد اعمال کی حقیقت آشکارا ہو گی۔ مشکل الفاظ کی تشریح: انفطار: پھٹ جانا۔ انتشار: بکھر جانا۔ تفجیر: بہنا۔ بعثرۃ: زیروزبر ہونا۔

؂۲ اس کا ایک مفہوم تو وہ ہے جس کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔ یعنی جو اعمال، عبادات، صدقات اس نے آج کے دن کے لیے پہلے بھیج دیے تھے ان کا بھی اسے پتہ چل جائے گا اور جن نیک کاموں کی اس نے بنیاد رکھی تھی، اس کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد جو نیک نتائج مدت دراز تک ان پر مرتب ہوتے رہے ان سے بھی اسے آگاہ کر دیا جائے گا۔ اسی طرح جن برے کاموں کی اس نے تخم ریزی کی تھی ان سے جو گمراہیاں پھیلیں، اخلاق و کردار میں جو بگاڑ پیدا ہوا، اس کا بوجھ بھی اس کی گردن پر لاد دیا جائے گا۔

اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ جن احکام الٰہیہ کی اس نے تعمیل کی اور جن کی بجا آوری سے وہ پیچھے رہ گیا ان سب کا اس کو علم ہو جائے گا۔ اس کا یہ بھی مطلب بتایا گیا ہے کہ جو کام اس نے ابتدائی زندگی میں کیے اور جو بعد میں کیے سب کے سب اس کے سامنے پیش کر دیے جائیں گے۔

؂۳ کتنے پیارے انداز میں غافل انسان کو جھنجھوڑا جا رہا ہے۔ کس محبت بھرے اسلوب سے اس کو خواب غفلت سے جگایا جا رہا ہے۔ ارشاد ہے اے انسان! تیرا پروردگار جو کریم ہے جس کے لطف و عنایت کی آغوش میں تو پل کر جوان ہوا ہے، جس کے انعام و احسان کا دسترخوان ہر وقت تیرے لیے بچھا ہوا ہے، جس کی رحمت و رأفت کے دروازے تیرے لیے کشادہ ہیں، اس سے تجھے کس نے دور کر دیا ہے، کس عیار کے

خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝٧ فِيٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٨

پیدا کیا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تیرے عناصر کو معتدل بنایا ۵؎ (الغرض) جس شکل میں چاہا تجھے ترکیب دے دیا۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝٩ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝١٠ كِرَامًا

یہ سچ ہے بلکہ تم جھٹلاتے ہو روزِ جزا کو ۶؎ حالانکہ تم پر نگران (فرشتے) مقرر ہیں ۷؎ جو معزز ہیں (اعمال کو)

كَاتِبِيْنَ ۝١١ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝١٢ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝١٣ وَّ

لکھنے والے ہیں۔ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو ۸؎ بے شک نیک لوگ عیش و آرام میں ہوں گے۔ اور

دامِ فریب میں پھنس کر تو نے اس کے خلاف علمِ بغاوت بلند کر دیا ہے۔ شریف لوگ تو یوں نہیں کیا کرتے۔ کیا تیرے نزدیک احسان کا بدلہ سرکشی اور بغاوت سے دینا انسانیت ہے۔ اگر تو کسی پر مہربانی کرے اور وہ بجائے شکرگزار ہونے کے الٹا تیرے درپئے آزار ہو جائے تو کیا تو اس کو پسند کرے گا۔

۵؎ اس کریم نے تجھ پر گوناگوں نوازشات فرمائی ہیں۔ اگر وہ تجھے پیدا ہی نہ کرتا، یا تیری ساخت کو بگاڑ دیتا یا تیرے عناصرِ ترکیبی میں اعتدال کو ملحوظ نہ رکھتا تو تو اس کا کیا بگاڑ سکتا تھا یا اس کی عظمت و کبریائی میں اس سے کیا فتور پیدا ہوتا۔ اس نے تجھے پیدا کیا تجھے مکمل اعضا بخشے۔ ان میں مناسبت کا پورا پورا لحاظ رکھا پھر تیری جسمانی، ذہنی اور نفسیاتی ساخت کو بڑے اعتدال سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور تو ہے کہ اس کی طرف سے غافل ہے۔ اس کے ذکر اور اس کے شکر کی تجھے فرصت ہی نہیں ملتی اور اس کی فرمانبرداری تیرے لیے بارِ گراں بنی ہوئی ہے۔

۶؎ بات دراصل یہ ہے کہ تجھے روزِ جزا پر یقین نہیں۔ اگر تجھے یہ یقین ہوتا کہ ایک دن وہ آنے والا ہے جب تو اپنے خالقِ کریم کے روبرو پیش کیا جائے گا اور تجھ سے تیرے اعمال کا محاسبہ کیا جائے گا تو تو بغاوت و سرکشی کی یہ روش ہرگز اختیار نہ کرتا۔ تیری غفلت اور بے پروائی کی یہ کیفیت نہ ہوتی۔ ذمہ داری کا احساس اور جواب دہی کا خوف تمہیں شترِ بے مہار بن کر زندگی بسر کرنے کی قطعاً اجازت نہ دیتا۔ ہر کام کرنے سے پہلے تو سوچتا اور بار بار سوچتا کہ ایسا کرنے سے روزِ حشر مجھے اپنے پروردگار کے روبرو شرمندگی تو نہ ہوگی۔

۷؎ تمہارے انکار سے قیامت کا پروگرام منسوخ تو نہیں ہو جائے گا۔ ہم اس روز کے لیے پورے انتظامات کر رہے ہیں۔ تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ہم نے ایسے فرشتے مقرر کر دیے ہیں جو تمہارے جملہ اعمال کی یادداشت تیار کر رہے ہیں۔ ہمارے یہ کارندے جن کو یہ اہم کام تفویض کیا گیا ہے معمولی قسم کے اہلکار نہیں بلکہ بڑے بزرگ اور بلند پایہ حضرات ہیں۔ نہ انہیں رشوت دی جا سکتی ہے نہ انہیں مرعوب کیا جا سکتا ہے اور نہ تمہارے اعمال کو ضبطِ تحریر میں لانے میں وہ کوتاہی کر سکتے ہیں۔ نہ ان کی کسی سے ذاتی دوستی ہے اور نہ عداوت۔ 'جو کچھ تم کرتے ہو' بلا کم و کاست، وہ حرف بحرف لکھ رہے ہیں۔

۸؎ ان کا علم ادھورا اور ان کی معلومات ناقص نہیں۔ تمہاری ہر بات، تمہارا ہر کام بلکہ اس کے پس پردہ تمہارے جو جذبات اور نیتیں ہیں وہ ان سے بھی باخبر ہیں۔ تم خود غور کر لو ایسے غیر جانبدار، دیانتدار اور ہر بات سے خبردار تمہارے اعمال کا جو ریکارڈ تیار کریں گے اس کو تم کس طرح

إِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿۱۴﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا

بلاشبہ بدکار جہنم میں ہوں گے۔ داخل ہوں گے اس میں قیامت کے روز۔ اور وہ اس سے غائب

بِغَائِبِينَ ﴿۱۶﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ

نہ ہوسکیں گے۔ اور آپ کو کیا علم کہ روزِ جزا کیا ہے۔ پھر آپ کو کیا علم کہ روزِ جزا

ع ۱۹ ۷ الدِّينِ ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿۱۹﴾

کیا ہے۔ (یہ وہ دن ہوگا) جس روز کسی کے لیے کچھ کرنا کسی کے بس میں نہ ہوگا۔ اور سارا حکم اس روز اللہ ہی کا ہوگا ۸

جھٹلاؤ گے۔

۸؎ قیامت کا دن کوئی معمولی دن نہیں ہوگا۔ اس دن سارے جھوٹے بادشاہوں کی بادشاہیاں ختم ہوجائیں گی۔ کوئی فرعون، کوئی نمرود سر اٹھانے کی جرأت نہ کرسکے گا۔ اس دن صرف اللہ تعالیٰ کی حکمرانی ہوگی اور اسی کا فرمان نافذ ہوگا۔ کسی کی مجال نہ ہوگی کہ اس کی مرضی کے خلاف دم مارسکے یا اس کے فیصلے کو روک سکے۔ اس کے اذن کے بغیر کوئی کسی کو فائدہ پہنچانے کا اختیار نہ رکھتا ہوگا۔

○

مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین۔ آمین؛

اللهم صل وسلم وبارك على سید الاولین والآخرین امام الانبیاء والمرسلین سیدنا ومولانا محمد المبعوث رحمة للعالمین وعلى آله الطیبین واصحابه الاكرمین وعلینا معهم اجمعین الى یوم الدین۔

○